حادثہ بابری مسجد

(مؤرخہ ۶ / دسمبر ۱۹۹۲ء)

از

ترجمانِ حق حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس رومؔی رحمۃ اللہ علیہ

سابق مفتی شہر آگرہ

ناشر

مجلس ترجمان حق آگرہ

حادثۂ بابری مسجد!

(مؤرخہ ۶ ردسمبر ۱۹۹۲ء)

ہوش میں آ اے مسلماں گوش بر آواز ہو
نغمۂ حق سن ذرا اِس ساز سے ہم ساز ہو

بابری مسجد جو کہتی ہے کچھ اُس پر کان دے
غور سے سن اُس کی باتیں، کر توجہ دھیان دے

اے مسلمانو! سنو بات اَب گئی گزری ہوئی
بن گئی ہیں اِک کہانی بھولی اور بسری ہوئی

کس لیے ہیں میری باتیں، یاد کیا کرتے ہو تم
میری بربادی پہ دل ناشاد کیا کرتے ہو تم

میؔر باقی نے بنایا تھا؛ مگر مسجد تھی میں
عہد تھا باؔبر کا یہ مانا؛ مگر مسجد تھی میں

میں بنی تھی اس لیے سجدے خدا کو ہوں یہاں
پنجگانہ ہوں نمازیں پنجوقتہ ہو اذاں

میں بنی تھی بندگیٔ ربِّ اکبر کے لیے
میں نہ تھی ہرگز کسی قیمت پہ مندر کے لیے

بانوے کی چھ دسمبر کیا قیامت ڈھا گئی
جب ''اَجودھیا'' کی زمیں ہی دیکھو مجھ کو کھا گئی

دَم زدن میں ہو گیا سب کام، مندر بن گیا
راتوں رات آخر یہاں پر رام مندر بن گیا

ملک بھر میں قتل و خوں کا ایک طوفاں آ گیا
کفر کے نرغے میں بھارت کا مسلماں آ گیا

اَب بتوں کی سرکشی حد سے تجاوز کر گئی
دینی غیرت ہے کہاں؟ کیا واقعی وہ مَر گئی؟

تم نے کچھ سوچا یہ آخر کیا ہوا کیسے ہوا
مت بُرا مانو تمہاری سرکشی کی ہے سزا

کرلو اَب تسلیم اَپنا جرم، مانو اَپنی بھول
حق سے جوڑ و سچا رِشتہ باقی باتیں ہیں فضول

ہے بڑی سب سے عدالت بس خدائے پاک کی — اور کرسی سب سے بالا ہے شہِ لولاکؐ کی

ہے اُسی کا حکم جس کی ہو نہیں سکتی اَپیل — دیکھو بھوسہ کر کے رکھ دی اَبرہہ کی فوجِ فیل

فیصلہ ہے یہ اسی کا جو بدل سکتا نہیں — کوہ ٹل سکتا ہے حق کا حکم ٹل سکتا نہیں

جس زمیں پر بن گئی مسجد خدا کی ایک بار — حشر تک ہوتی رہے گی وہ تو مسجد ہی شمار

کوئی لاکر لاکھ رَکھ دے اُس میں بت یا مورتی — جو زمیں مسجد کی ہے مسجد ہی مانی جائے گی

دیکھو تم تاریخِ کعبہ کیا وہاں پر بت نہ تھے — اور وہی کعبہ ہے اَب مرکز مساجد کے لیے

حق نے چاہا تو مِری حالت بدل جائے گی پھر — دُھول یہ چھٹ جائے گی مسجد نکل آئے گی پھر

ہند میں اِک مرکزیت مجھ کو بھی مل جائے گی — اور یہ تاریخ پھر پچھلا سبق دُہرائے گی

مجھ سے یہ مژدہ بھی سن لو اور خوش ہو جاؤ تم — لیکن اَیسے خوش نہ ہو کہ ہوش بھی کھو جاؤ تم

حضرتِ مہدیؑ جہاں میں آئیں گے اِک دن ضرور — غلبہ اہل حق یہاں پھر پائیں گے اِک دن ضرور

ہاں مگر یہ شرط ہے دامانِ حق ہو ہاتھ میں — رہنما قرآن ہو لیکن ہو سنّت ساتھ میں

دل میں ایماں کو جگاؤ، عزمِ نو سے کام لو — توڑ دو ساری اُمیدیں بس خدا کا نام لو

ہر گھڑی پیشِ نظر رکھو یہ میری ایک بات — بودے ہیں سارے سہارے ہے سہارا اِیک ذات

چاہیے تم کو بھروسہ اَپنے ہی ایمان پر — اور خدا کی ذات پر، رحمت پر، اُس کی شان پر

دین کو مضبوط تھامو حق سے وابستہ ہو اَب — بابری مسجد تمہیں واپس ملے گی اَب یا تب

چشمِ عبرت گر ملی ہو کچھ سبق حاصل کرو ۔۔۔ دین والوں میں اَب اپنے آپ کو شامل کرو

دین ہے اللہ کا، اللہ باقی ہے سنو! ۔۔۔ یہ جہاں فانی ہے خود، ہر چیز فانی ہے سنو!

ہوش میں آجاؤ اَب تو عقل سے کچھ کام لو ۔۔۔ چھوڑ کر فانی کو تم باقی کا دامن تھام لو

نفس وشیطاں کے یہ دھوکے کیا برابر کھاؤ گے ۔۔۔ تم نے گر بدلا نہ خود کو دہر سے مٹ جاؤ گے

حق تعالیٰ کی اَگر کرتے نہیں تم بندگی ۔۔۔ یا نہیں تبدیل کرتے اَپنا طرزِ زندگی

جرم پھر ہرگز تمہارا یہ نہ بخشا جائے گا ۔۔۔ جو نہ مانے گا اسے پھر حشر تک پچھتائے گا

ایسی ملت حق تعالیٰ کو نہیں مطلوب ہے ۔۔۔ جو نہ ہو اُس کو پسند ملّت کو کیوں محبوب ہے

ہر طرف ہیں بے حیائی کے، فواحش کے چلن ۔۔۔ ہے سرِ بازار دیکھو اختلاطِ مَرد و زَن

گھر میں وی سی آر ہے، ٹی وی بھی ہے تصویر بھی ۔۔۔ اور جب خطرہ ہو تب ہو نعرۂ تکبیر بھی

کیا فقط نعروں سے نصرت آسماں سے آئے گی ۔۔۔ کیا یونہی فردِ عمل کی ہر سزا دُھل جائے گی

گھر میں ہوں لعنت کے ساماں تو ہو رحمت کس طرح ۔۔۔ حق کرم فرمائے کیسے، آئے نصرت کس طرح

پھینک دو ٹی وی کو گھر سے اس کو ٹی بی جان لو ۔۔۔ بس بہت کچھ ہو چکا اَب تو شریعت مان لو

اپنے رَب سے لَو لگاؤ چھوڑ دو اَغیار کو ۔۔۔ کی وفا اَب تک بتوں سے اَب تو ان کو چھوڑ دو

اس پہ مت غرّہ کرو، گر تم نہیں تو دیں نہیں ۔۔۔ دین تو باقی کا ہے باقی رہے گا بالیقیں

قوم کوئی دوسری برپا یہاں کی جائے گی ۔۔۔ مسندِ اسلام پر پھر وہ بٹھادی جائے گی

دوسروں سے حق تعالیٰ لے گا اپنا کام پھر　　کارِ دیں جو بھی کرے گا ہو گا اُس کا نام پھر
حق و باطل از سرِ نو پھر یہاں بٹ جائے گا　　دفترِ دیں سے تمہارا نام ہی کٹ جائے گا

عہد کر لو کوئی بھی مسجد نہ اب ویراں رہے
دل تمہارا یادِ حق ہی سے فقط شاداں رہے

بلند اَب کرو رُومؔی صدائے اللہؐ

بتوں کا شور بپا ہے جہاں میں ہر سُو
کسی جہت سے اُٹھے تو صدائے اللہؐ
وہ سومناتھ ہو یا سارناتھ یا رگھوناتھ
ضرور چمکے گی اِک دن ضیائے اللہؐ
وہ میرؔباقی کی مسجد بنے گی دوبارہ
وہاں سے ہوگی بلند پھر صدائے اللہؐ
نوائے حق سے ہیں خاموش منبر و محراب
بلند اَب کرو رُومؔی صدائے اللہؐ